سوال

(673) اخبار الفقیہ میں فتوی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اخبار الفقیہ میں فتوی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اخبار الفقیہ میں فتوی

ایک شخص سوال کرتا ہے کہ بزرگوں کی خانقاہوں کی تعمیر کا رواج ہے کیا اولیاء کے مزارات پر روضے و محل بنانے میں اصراف ہے یا نہ۔ (اخبار الفقیہ 20/جولائی 21ء)

جواب۔ میں فرماتے ہیں کہ اولیا و علماء وسادات کی قبروں پر روضے یا محل بنانے میں ان کی دینی عزت اور زائرین کی اسائش وراحت اور زاہد عبرت مقصود ہوتی ہے۔ اور کہ نیک اعمال کا آخری تیجہ یہی ہے۔ والعاقبة للمتقین اخبار الفقیہ 20 جولائی ۲۱ء)

مفتی صاحب تو قبروں پر روضے اور محل بنانے جائز بتاتے ہیں لیکن ہم یہی فتوی نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ کا اس میں کیا ارشاد ہے

عن جابر رضی اله تعالیٰ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ (رواہ مسلم)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا نبی اکرم ﷺ نے گچ کرنے قبر کے سے اور اس پر بیٹھنے سے اور اس پر عمارت بنانے سے'' اور یہ بات ظاہر ہے کہ نبی ﷺ کا منع کرنا اپنی مرضی سے نہ تھا بلکہ۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾

حکم خداوندی تھا اور امت محمدیہ کو پہلے ہی اطلاع دی کہ ما نہا کم عنہ فانتہوا جس کا کام سے رسول اللہ ﷺ تمہیں منع فرمادیں اس سے باز رہو۔

جب نبی ﷺ نے قبر پر روضے مکان بنانے سے منع فرمادیا ہے۔ تو اب کون شخص ہے جو اس کے جواز کا فتوے دے بجز اس کے جواب کا پکا مخالف ہو اگر آج حضرت علی اس

فتوی کو دیکھتے تو فرماتے او دشمن رسول مجھ کو تو نبی ﷺ نے حکم دیا تھا --لاتدع قبرا مشرفا الا سویتہ -نہ چھوڑ کسی بلند قبر کو مگر کہ برابر دے ۔

اور تو فتوی دیتا ہے کہ قبر پر روضے اور محل بنانے جائز ہیں پھر حضرت علی ایک خادم کو حکم دیتے ہیں کہ جا جو اونچی قبر تجھے نظر آئے اسے فورا گرا کر زمین کے برابر کر دے آج بھی اگر کوئی حضرت علی کا سچا خادم ہے تو اس بات پر کمر باندھ کر سب قبروں کے روضے اور مکان گرانے شروع کر دے اگر گرا نہیں سکتا تو دل سے ضرور ہی اس کو برا سمجھے ورنہ اس کا ایمان ضیف ہے ۔

یہ اچے مڈ شوالیاں جیڈے کس جائز فرماے ۔

حضرت کہیا قبراں تائیں گج نہ کیتا جائے

ایسے مقتیوں کو کچھ بھی خدا کا خوف نہیں آتا کہ صریح نبی ﷺ کی مخالفت سے نہیں ڈرتے ایک دفعہ حضرت ابن عمر نے جابر بن زید سے کہا کہ تم بصرے کے فقھوں میں سے ہو

فلا تفت الا بقران ناطق اوسنۃ ماضیۃ فانک ان فعلت غیر ذلک ہلکت واہلکت

پس نہ فتوی دنیا بجیز قرآن ناطق اور حدیث صریح کے ورنہ خود ہلاک ہو گے اور اوردں کو ہلاک کر دو گے آہ اگر ابن عمر یہ فتوی دیکھتے تو ضرور کہتے او مفتی تو خود ہلاک ہوا اور لوگوں کو ہلاک کیا کہ صریح حدیث کو چھوڑ کر اپنی رائے پر فتوی دیتا ہے ۔ اور امام ابو حنفیہ کہا کرتے تھے ۔

ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالراي و علیکم باتباع السنۃ فمن خرج عنھا ضل (میزان شعرانی)

کہ لوگو! بچو اس بات سے کہ کہو اللہ کے دین میں کوئی بات اپنی راے سے اور لازم پکڑو اپنے پر پیروی سنت حدیث کی پس جو شخص اس سے نکل گیا یعنی حدیث کو چھوڑ کر اپنی رائے پر چلا وہ گمراہ ہو گیا ۔ اگر امام صاحب یہ فتوی دیکھتے تو فرماتے او مفتی میں نے حکم دیا تھا کہ حدیث کو چھوڑ کر راۓ کے پر مت چلنا اب تو نے صریح حدیث کو چھوڑ کر اپنی رائے پر فتوی دیا اب وقت ہے کہ توبہ کرے ورنہ تو گمراہ ہو گیا ۔ اولیاء اللہ کی قبروں پر بلند مکان بنانا اور چراغ جلانا بدعت اور حرام ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 702

محدث فتویٰ